سوال

ل میں مبتلا تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ن مشرکین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا، وہ کس قسم کے شرک میں بتلا تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ن مشرکین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا، وہ شرک فی الربوبیۃ میں بتلا نہ تھے کیونکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف عبادت میں شرک کرتے تھے۔

تعلق ہے تو وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ ہی رب ہے، وہ مجبور و مضطر لوگوں کی دعا سنتا ہے اور وہی تکلیفوں کو دور کرتا ہے یہ اور اس طرح کی اور بھی بہت سی باتوں کے قائل تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ذکر فرمایا ہے کہ وہ اللہ عزوجل ہی کی ربوبیت کا اقرار کرتے تھے، البتہ

(۱) حقوق ملک (۲) حقوق عبادات (۳) حقوق اسماء و صفات

وجہ ہے کہ علماء نے توحید کو بھی تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) توحید ربوبیت (۲) توحید اسماء و صفات (۳) توحید عبادت۔

رکین نے اس آخری قسم توحید عبادت میں شرک کیا تھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پوجا بھی کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے:

اعبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا... ٣٦... سورة النساء

ہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔''

اس کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور فرمایا:

إِنَّهُ مَن يُشرِك بِاللَّهِ فَقَد حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيهِ الجَنَّةَ وَمَأوىٰهُ النّارُ وَما لِلظّـٰلِمينَ مِن أَنصارٍ ٧٢... سورة المائدة

س اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

فرمایا:

اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ... ٤٨... سورة النساء

شبہ اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا دوسرے گناہوں کو جسے چاہے معاف کر دے گا۔''

یہ ارشاد ہے:

وَقالَ رَبُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم إِنَّ الَّذينَ يَستَكبِرونَ عَن عِبادَتى سَيَدخُلونَ جَهَنَّمَ داخِرينَ ٦٠... سورة غافر

ے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے سرکشی (تکبر) کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے سورۂ اخلاص میں فرمایا ہے:

قُل يـٰأَيُّهَا الكـٰفِرونَ ١ لا أَعبُدُ ما تَعبُدونَ ٢ وَلا أَنتُم عـٰبِدونَ ما أَعبُدُ ٣ وَلا أَنا عابِدٌ ما عَبَدتُم ٤ وَلا أَنتُم عـٰبِدونَ ما أَعبُدُ ٥ لَكُم دينُكُم وَلِىَ دينِ ٦... سورة الكافرون

ہ کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو، ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں، اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو، ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں، تم ا۔

سورۃ الاخلاص' کہا ہے تو اس سے اخلاص عمل مراد ہے کیونکہ دراصل یہ سورت اخلاص عمل کے نام موسوم کی جانی چاہیے اگرچہ اسے ''سورۃ الکافرون'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ عملی طور پر یہ سورۂ اخلاص ہی ہے جیسے سورۂ قُل هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ علمی طور پر اخلاص اور عقیدہ کے معانی و مفاہیم پر

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل : صفحہ24

محدث فتویٰ